روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 3 فروری 2007ء 14 محرم 1428 ہجری 3 تبلیغ 1386 ہش جلد 57-92 نمبر 26

وتر کا وقت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں۔ آخری عمر میں آپ سحری کے وقت وتر پڑھا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب ساعات الوتر حدیث نمبر:946)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت منشی عطا محمد صاحب پٹواری بیان کرتے ہیں:۔

کہ جب میں احمدی نہیں تھا اور ونجواں ضلع گورداسپور میں پٹواری ہوتا تھا تو قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی جن کے ساتھ میرا ملنا جلنا تھا مجھے حضرت صاحب کے متعلق بہت دعوت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے حضرت صاحب کو خط لکھا کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے خوبصورت صاحب اقبال لڑکا جس بیوی سے میں چاہوں عطا کرے اور نیچے میں نے لکھ دیا کہ میری تین بیویاں ہیں مگر کئی سال ہو گئے آج تک کسی کے اولاد نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو۔ حضرت صاحب کی طرف سے مجھے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط مل گیا کہ مولا کے حضور دعا کی گئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کرے گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔ منشی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ان دنوں سخت بے دین اور شرابی کبابی راشی مرتشی ہوتا تھا میں نے دھرم کوٹ کے مولوی فتح دین صاحب مرحوم احمدی سے پوچھا انہوں نے کہا کہ زکریا والی توبہ بس یہی ہے کہ بے دینی چھوڑ دو۔ حلال کھاؤ نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ اور (بیت الذکر) میں زیادہ آیا جایا کرو۔ یہ سن کر میں نے ایسے کرنا شروع کر دیا شراب وغیرہ چھوڑ دی اور رشوت بھی بالکل ترک کر دی اور صلوٰۃ وصوم کا پابند ہو گیا۔ چار پانچ ماہ کا عرصہ گذرا ہوگا کہ میں ایک دن گھر گیا تو اپنی بڑی بیوی کو روتے ہوئے پایا۔ سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ پہلے مجھ پر یہ مصیبت تھی کہ میرے اولاد نہیں ہوتی تھی آپ نے میرے پر دو بیویاں کیں اب یہ مصیبت آئی ہے کہ میرے حیض آنا بند ہو گیا ہے (گویا اولاد کی کوئی امید ہی نہیں رہی) ان دنوں میں اس کا بھائی امرتسر میں تھانہ دار تھا چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ مجھے میرے بھائی کے پاس بھیج دو کہ میں کچھ علاج کرواؤں میں نے کہا وہاں کیا جاؤ گی یہیں دائی کو بلوا کر دکھلاؤ اور اس کا علاج کرواؤ چنانچہ اس نے دائی کو بلوایا اور کہا کہ مجھے کچھ دوا وغیرہ دو۔ دائی نے سرسری دیکھ کر کہا میں تو دوا نہیں دیتی نہ ہاتھ لگاتی ہوں کیونکہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے (یعنی تو تو بانجھ تھی مگر اب تیرے پیٹ میں بچہ معلوم ہوتا ہے خدا نے تجھے (نعوذ باللہ) بھول کر حمل کروا دیا ہے) اور اس نے گھر سے باہر آ کر بھی یہی کہنا شروع کیا کہ خدا بھول گیا مگر میں نے اسے کہا کہ ایسا نہ کہو بلکہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کروائی تھی۔ پھر منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ میں حمل کے پورے آثار ظاہر ہو گئے اور میں نے ارد گرد سب کو کہنا شروع کیا کہ اب دیکھ لینا کہ میرے لڑکا پیدا ہوگا اور ہوگا بھی خوبصورت مگر لوگ بڑا تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ایسا ہو گیا تو واقعی بڑی کرامت ہے۔ آخر ایک دن رات کے وقت لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت ہوا۔ میں اسی وقت دھرم کوٹ بھاگا گیا جہاں میرے کئی رشتہ دار تھے اور لوگوں کو اس کی پیدائش سے اطلاع دی چنانچہ کئی لوگ اسی وقت بیعت کے لئے قادیان روانہ ہو گئے مگر بعض نہیں گئے اور پھر اس واقعہ پر ونجواں کے بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور میں نے بھی بیعت کر لی اور لڑکے کا نام عبدالحق رکھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص220

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

انٹرویو محررین/اکاؤنٹنٹ وقف جدید

وقف جدید انجمن احمدیہ میں محررین/اکاؤنٹنٹ کی آسامیوں کیلئے امیدواران سے انٹرویو کا پروگرام درج ذیل ہے۔

1۔ مورخہ 11 فروری 2007ء بوقت 9:00 بجے صبح امیدواران کا تحریری امتحان ہوگا۔

2۔ امتحان میں کامیاب امیدواران کا انٹرویو مورخہ 12 فروری بوقت 9:00 بجے صبح دفتر وقف جدید میں ہوگا۔

(ناظم دیوان وقف جدید)

موبائل فون نماز کے اوقات میں بند رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آ جاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ ہٹ جاتی ہے نماز سے۔“

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ:195)

درخواست دعا

☆ خدا تعالیٰ کی راہ میں قید کئے جانے والے مختلف احباب جماعت کی باعزت رہائی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اسیران راہ مولیٰ کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کو ہر قسم کی پریشانی سے بچائے۔ آمین

نمازِ عشق

وضو اشکوں سے کرنا تو نمازِ عشق ادا کرنا
خدا والوں کی سنت ہے کہ یوں یادِ خدا کرنا

نہیں یہ بس میں فرزانوں کے دیوانوں کا شیوہ ہے
مثالِ شمع تاریکی میں صبح تک جلا کرنا

خدا نے انی معک نوشتوں میں کہا جس کو
اسی کا کام ہے خطرات میں بھی جا لڑا کرنا

کئی سالوں سے جس کے منتظر تھے تم خدا والو
"مبارک ہو تمہیں" برلن "میں (بیت) کی بِنا کرنا"

خدیجہ نام جس کا حضرتِ مسرور نے رکھا
عبادت کے حسیں زیور سے اس کو ہے سجا کرنا

ترے بندے نے تیرے نام سے یہ ابتداء کر دی
یہ تیرا کام ہے مولیٰ اسے اب انتہا کرنا

بِنا میں سوز و سازِ روحِ ابراہیم رکھا ہے
خدایا ارضِ برلن پر اسے قبلہ نما کرنا

خدا کے فضل کا مورد یقیناً بن گیا ہو گا
غلامانِ مسیحِ وقت کا حمد و ثناء کرنا

ظفؔر ہم پہ عنایات و کرم احسان ہے ورنہ
بھلا ممکن کہاں ہے بندگی کا حق ادا کرنا

مبارک احمد ظفؔر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کا دائرہ کار

دین حق کی اشاعت کیلئے تحریک جدید کا دائرہ کار زمین کے کناروں تک ممتد ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے الہامات سے واضح ہے۔

"میں تیری......کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

مخلصین جماعت کو چاہئے کہ اس عالمگیر مہم کیلئے اس کے دائرہ کار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے پیارے امام کے حضور اپنی مالی قربانیاں پیش کرنے کا اہتمام کیا کریں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"غرض ہمارا اشاعت (دین حق) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو آپ کو بہرحال برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(سبیل الرشاد صفحہ 210)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو وقت کے تقاضے کے مطابق مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق بخشے۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

نکاح و تقریب شادی

مکرم ناصر احمد ساجد صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم خالد محمود صاحب کی شادی مورخہ 15 جنوری 2007ء کو ہوئی۔ بارات ربوہ سے نارووال گئی اور اس موقع پر مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے مکرم خالد محمود صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ منصورہ خانم صاحبہ بنت مکرم مرزا عبدالمجید صاحب مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 16 جنوری 2007ء کو دارالعلوم شرقی نور میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

فضل عمر ہسپتال کے فون نمبرز

فضل عمر ہسپتال میں احباب کیلئے درج ذیل فون نمبرز کی سہولت موجود ہے۔

047-6215646-6211373

047-6213909-6213970

نیز چند ضروری ایکسٹنشن نمبرز درج ذیل ہیں۔

ایمرجنسی=118-119

استقبالیہ=120-121

ٹیلی فون آپریٹر=199-100-0

احباب نوٹ فرمالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت ملازمین

ایک ملٹی نیشنل کمپنی کو اپنے لاہور آفس کیلئے حسب ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد نظارت ہذا سے رابطہ کریں۔

1۔ آفس مینیجر۔ سائنس گریجویٹ، انگلش لکھنے اور بولنے کی مہارت، کمپیوٹر Word, Excel اور اکاؤنٹس کا تجربہ اگر ہو تو بہتر ہے۔

2۔ سیکیورٹی گارڈ۔ سابقہ فوجی بمعہ اسلحہ لائسنس

3۔ کار ڈرائیور۔ لائسنس یافتہ۔ تجربہ کار

4۔ باورچی۔ پاکستانی کھانوں کے علاوہ Continental کھانے پکانے میں مہارت۔

فون برائے رابطہ نظارت امور عامہ

047-6212459:

رابطہ برائے کمپنی

E-mail: tamalik44@yahoo.com

موبائل:03008434240

Fax 042-5845532

(ناظر امور عامہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں آسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے درج ذیل شعبہ جات میں آسامیاں خالی ہیں۔ ایسی خواتین و حضرات جو ان آسامیوں کیلئے کوالیفائیڈ ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب/امیر صاحب جماعت کی سفارش کے ساتھ جلد ارسال کریں۔

نمبر شمار	شعبہ	آسامی
1	انجینئرنگ	بائیومیڈیکل انجینئر، مینٹیننس انجینئر، بائیومیڈیکل ٹیکنیشن، الیکٹریشن، پلمبر کارپینٹر
2	انفارمیشن ٹیکنالوجی	سافٹ ویئر انجینئر، اسسٹنٹ نیٹ ورک انجینئر

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

سلامتی کونسل میں مقدمہ کشمیر اور وزیر خارجہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی عدیم المثال وکالت

مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت

قائداعظم کی طرف سے تقرر اور اس کا خیر مقدم

27 دسمبر 1947ء کا دن تاریخ پاکستان میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کیونکہ اس روز قائداعظم محمد علی جناح نے حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر فرمایا۔ اس تقرر کا ملک کے تمام محبّ وطن طبقوں نے خیر مقدم کیا اور حد درجہ تعریف و تحسین کی۔ چنانچہ اخبار روزنامہ ڈان (Dawn) کراچی 30 دسمبر 1947ء نے لکھا۔

"یہ انتخاب نہایت ہی پسندیدہ ہے اسے عالمگیر تائید حاصل ہوگی اور اس سے وزارت کی ذہانت اور حکومت کرنے کی اہلیت میں بیش بہا اضافہ ہوا ہے (ترجمہ)

روزنامہ احسان نے 30 دسمبر 1947ء کی اشاعت میں اس رائے کا اظہار کیا:۔

"پچھلے دنوں یو این او کے رئیس وفد کی حیثیت سے انہوں نے جو کام کیا ہے وہ اس بات کی بہت بڑی ضمانت ہے کہ معاملات خارجہ کی اہم اور نازک ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی صلاحیت ان میں پوری طرح موجود ہے۔

روزنامہ سفینہ نے اس انتخاب پر حکومت پاکستان کو مبارکباد دیتے ہوئے لکھا:۔

"چوہدری صاحب بیرونی سیاست کے فہم میں ناقابل تردید مرتبہ رکھتے ہیں۔ آپ کی قانونی قابلیت ہمیشہ قابل اعتماد رہی ہے"۔

(روزنامہ سفینہ 30 دسمبر 1947ء)

اس تقرر کے چند روز بعد حضرت چوہدری صاحب نے حکومت پاکستان کی طرف سے سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر میں ایسی مدلل ومسکت اور حقائق و شواہد سے مرصع ترجمانی فرمائی کہ ساری دنیا میں دھوم مچ گئی اور نوزائیدہ مملکت پاکستان کو اقوام عالم کی صف میں ایک ممتاز اور منفرد مقام حاصل ہوا۔

مقدمہ کشمیر پر معلومات افروز مقالہ

اس حقیقت کا محققانہ جائزہ لینے کے لئے ہم ذیل میں پاکستان کے ایک فاضل ودانشور جناب قطب الدین عزیز صاحب کا ایک مختصر مگر جامع معلومات افروز تاریخی مقالہ ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کی عالی شان عمارت میں ایک شاندار لائبریری ہے جس میں لاکھوں کتابیں، عالمی ادارہ اور اس کی ایجنسیوں کے ریکارڈ اور نادر دستاویزات سینکڑوں الماریوں میں مجتمع ہیں۔ اس لائبریری میں پچاس سالہ تنازع کشمیر کی خوں چکاں داستان بھی موجود ہے۔ سلامتی کونسل میں جنوری 1948ء سے کشمیر کے بارے میں اجلاسوں کی مکمل روداد بھارت اور پاکستان کے مندوبین میں تقریری معرکے سیکرٹری جنرل کی کشمیر پر رپورٹیں، کشمیر کے لئے کمیشنوں اور کمیٹیوں کی سفارشات اور کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے مراسلے، کشمیر کیس کی درجنوں جلدوں میں محفوظ ہیں۔ کشمیر پر ان موٹی موٹی دستاویزات کا اتنا زیادہ استعمال ہوتا ہے کہ طبع شدہ جلدوں کے بعض اوراق گھس گئے ہیں۔ گزشتہ ماہ 1948ء کے سال کی جلد اول کا مطالعہ کرتے ہوئے مجھے بعض "زخم خوردہ" صفحات کو دیکھ کر رحم آیا اور میں نے کتب خانہ کے سٹاف کو اس سانحے کی طرف توجہ دلائی جس نے سرعت کے ساتھ "مرمت" کا کام کر دیا۔ اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر کے حرف اول کا ریکارڈ اسی بنیادی جلد میں قلم بند ہے اور پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان اور بھارت کے نمائندہ گوپالا سوامی آئنگر کے درمیان جو تقریری معرکے ہوئے ان کی لفظ بہ لفظ تفصیل انگریزی اور فرانسیسی زبانوں میں موجود ہے۔

مقدمہ کشمیر کی ان اہم ابتدائی جلدوں میں مجھے اس مسئلہ کے بارے میں کچھ ایسے گوشے ملے جن کے متعلق پاکستان میں تاریخی مواد کافی نہیں ملتا۔ بھارت کے حکمران دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کو مسئلہ کشمیر کو ایک بین الاقوامی مسئلہ نہیں بنانے دیں گے اور اس پر بات چیت 1972ء والے شملہ معاہدے کے تحت دو طرفہ بلا بیرونی شرکت کے ہوسکتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود بھارتی حکومت نے یکم جنوری 1948ء کو تنازع کشمیر کو سلامتی کونسل کی گود میں ڈال کر ایک بین الاقوامی مسئلہ بنا دیا اور یہ عالمی ادارہ اس کے حل کے لئے فریق بن گیا۔ اقوام متحدہ کے دستور اور بین الاقوامی قانون کے تحت ریاست جموں و کشمیر کی حیثیت متنازع ہے اور 1948ء سے اقوام متحدہ نے بھارت اور پاکستان کے درمیان جو جنگ بندی دونوں کی مرضی سے نافذ کی اس کے استقرار اور نگہداشت کا کام عالمی ادارہ اپنے فوجی مبصروں کے ذریعے اس وقت سے کر رہا ہے۔ ہر سال ستمبر میں سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کو پیش کی جانے والی ادارے کی سالانہ رپورٹ میں کشمیر کی صورتحال کو شامل کرتے ہیں۔ دو سال قبل سلامتی کونسل نے متنازعات کے بارے میں ایک طریق کار وضع کیا اور غلطی سے کشمیر کے مسئلہ کو سلامتی کونسل کے نامکمل ایجنڈے سے حذف کر دیا گیا لیکن حکومت پاکستان کے اصرار پر اس کو دوبارہ سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا۔ مئی 1998ء کے بھارت اور پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد سے مسئلہ پھر سلامتی کونسل کے ایوان میں گونج رہا ہے۔

تاریخی دستاویزات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ نوزائیدہ بھارتی حکومت کے پہلے وزیراعظم پنڈت نہرو نے اپنی کابینہ اور اپنے انگریز گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی اجازت سے بذریعہ تار پاکستان کے خلاف کشمیر میں جارحیت کی شکایت اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو نیویارک ارسال کی۔ بھارت کی شکایت کا برقیہ سیکرٹری جنرل ٹرگوی لی کو نیویارک میں یکم جنوری 1948ء کی صبح میں ملا۔ عالمی ادارے کا عملہ سال نو کی خوشیوں میں لگا ہوا تھا۔ بھارت نے اقوام متحدہ کے منشور کے آرٹیکل 35 کا سہارا لیا جو عالمی امن کے لئے ایک بڑے خطرے کی نشاندہی کرتا ہے۔ سیکرٹری جنرل کے نائب نے سلامتی کونسل کے صدر سے رابطہ کیا اور بھارتی مراسلے کی نقل دستور کے تحت کارروائی کے لئے ارسال کر دی۔

ریاست جموں اور کشمیر اس وقت خون آشام جنگ کی لپیٹ میں تھی جس کی آگ خود بھارت نے لگائی تھی۔ 27 اکتوبر 1947ء کو علی الصباح بھارتی حکومت نے سو طیاروں کے ذریعے پانچ ہزار بھارتی فوجی اور مہلک ترین اسلحہ سرینگر ایئر پورٹ پر ریاست پر قبضے کے لئے اتار دیا تھا اور شراب کے رسیا مہاراجا ہری سنگھ سے بھارت سے الحاق کے مشکوک خط پر دستخط حاصل کرالئے تھے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ سب فراڈ تھا اور دستاویز الحاق جعلی تھی۔ بھارت کی اس جنگی کارروائی کی کمان بھارت کے گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے خود کی۔ انہوں نے اپنی رام کہانی میں دعویٰ کیا کہ نہرو اور پٹیل نے ان سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ دوسری جنگ عظیم کے ایک فاتح ایڈمرل کے ناتے سے کشمیر مہم کی کمان کریں کیونکہ نہرو اور پٹیل کو فن جنگ کا تجربہ نہ تھا۔

اقوام متحدہ میں بھارتی مندوب مسٹر پی پلائے نے سیکرٹری جنرل سے اور ان کے عملے سے 2 جنوری 1948ء کو رابطہ کیا اور سلامتی کونسل کی جانب سے جلد کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ان کا اصرار تھا کہ کونسل ہفتے کو بھی غور وخوض کرے۔ جو تعطیل کا دن تھا اور سٹاف کو "اوور ٹائم" دینا پڑتا تھا۔ سلامتی کونسل کے صدر نے اراکین سے مشورہ کے بعد 6 جنوری کو اجلاس بلایا اور بھارتی تار کی نقول بھارت اور پاکستان کے مندوبین کو ارسال کرائیں۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر مرزا ابوالحسن اصفہانی عالمی ادارے میں پاکستان کی نمائندگی بھی کر رہے تھے۔ انہوں نے منگل کے دن سلامتی کونسل کو بتایا کہ حکومت پاکستان تنازع کشمیر کے بارے میں جواب دعویٰ کے لئے اپنے وزیر خارجہ سر ظفراللہ خان کو جلد از جلد بھیج رہی ہے۔ مگر اس میں ایک ہفتے کی تاخیر ہوگی کیونکہ وہ رنگون میں برما کے جشن آزادی میں پاکستان کی نمائندگی کر رہے ہیں اور واپسی پر فوراً نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔ موسم کی خرابی کے باعث فضائی سفر میں تاخیر ہوسکتی ہے اس لئے سلامتی کونسل ایک ہفتے کے لئے بحث کو مؤخر کر دے۔

بھارتی حکومت کوشاں تھی کہ یہ سلامتی کونسل بلا سر ظفراللہ کے جواب دعویٰ کے پاکستان کے خلاف جارحیت کے الزام میں تادیبی کارروائی شروع کر دے۔ پنڈت نہرو سر ظفراللہ کی قانونی مہارت اور مؤثر خطابت سے واقف تھے اور ان کو خوف تھا کہ سلامتی کونسل میں سر ظفراللہ کے خطاب کے باعث بھارتی سازش ناکام ہو جائے گی۔ مسٹر اصفہانی نے 8 جنوری 1948ء کو قائداعظم محمد علی جناح کو نیویارک سے ایک خط میں سلامتی کونسل کے منگل والے اجلاس کی تفصیل ارسال کی۔ کونسل نے سر ظفراللہ کی نیویارک میں آمد تک اجلاس ملتوی کر دیا۔ بھارتی مندوب اس عمل پر خوش نہ تھے۔ اس عرصہ میں بھارتی حکومت نے ایک سرکاری ماہر قانون گوپالا سوامی آئنگر کو سلامتی کونسل میں بھارتی نالش پیش کرنے اور سر ظفراللہ سے مقابلے کے لئے روانہ کیا۔ سر ظفراللہ 1941ء سے 1947ء تک ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کے جج رہ چکے تھے۔ انہوں نے نیویارک میں آمد کے ساتھ ہی بھارتی شکایت کا مطالعہ کیا، جواب دعویٰ کے نوٹس بنائے اور سلامتی کونسل کے اجلاسوں میں 15 جنوری سے شریک ہوگئے۔ گوپالا سوامی آئنگر نے بھارتی کیس پیش کیا۔ سرحد کے قبائل اور پاکستان پر جھوٹے الزامات لگائے، پاکستان میں سکھوں اور ہندوؤں پر مظالم کی من گھڑت کہانیاں سنائیں اور ریاست جموں وکشمیر میں ہندو ڈوگرہ حکومت کے خلاف عوام کی بغاوت کو پاکستان کی سازش اور جارحیت بتایا۔ 16 اور 17 جنوری کے اجلاسوں میں **سر ظفراللہ نے پانچ گھنٹے کی جواب دعویٰ کی زبردست تقریر میں بھارت کے الزامات کی دھجیاں بکھیر دیں۔** ان کی اس تقریر کے بارے میں سفیر پاکستان اصفہانی صاحب نے گورنر جنرل پاکستان قائداعظم کو اپنے خط مورخہ 22 جنوری 1948ء میں ان الفاظ میں مطلع کیا۔ "ہم سلامتی کونسل کی کارروائی میں مشغول ہیں۔ ہم حکومت کو اس بارے میں پوری اطلاعات دے رہے ہیں۔ بھارت اپنی ہٹ دھرمی پر اڑا ہوا ہے۔ انشاء اللہ بھارت کو سخت ترین سبق ملے گا۔ **ظفراللہ خان اس کام میں ان تھک محنت کر رہے ہیں۔ سلامتی کونسل کے سامنے پاکستان کے مؤقف کو**

انہوں نے شاندار طریقے سے پیش کیا اور بھارتی مندوبین سے اجلاسوں میں ان کی گفتگو ہمارے لئے فہم اور تدبر کا بہترین مظاہرہ ہوتی ہے۔ بھارت کے اعلیٰ ترین نمائندوں کو وہ بحث میں شکست فاش دیتے ہیں۔ بھارت نے تعطل پیدا کرایا ہے۔ آج سلامتی کونسل کا کشمیر کے بارے میں پھر اجلاس ہے"۔

نرم ترکی ٹوپی سر پر اور انگریزی سوٹ میں ملبوس سر ظفر اللہ نے سلامتی کونسل میں اپنی تقریروں اور قانونی مہارت کے ذریعے اپنی قابلیت کا سکہ جما دیا تھا۔ برطانیہ کا مندوب اس امر سے واقف تھا کہ سر ظفر اللہ 41-1939ء میں وائسرائے ہند لارڈ ولنلتھگو کے وزیر قانون رہ چکے تھے اور برطانوی ماہرین قانون ان کی عزت کرتے تھے۔ شام کا نمائندہ فارس الخوزی پاکستان کا حامی تھا۔ بھارت نواز جنرل چیانگ کائی شیک چینی نمائندہ ڈاکٹر سیانگ بھی سر ظفر اللہ سے مرعوب تھا لیکن دوست بھارت کا تھا۔

سلامتی کونسل میں پانچ گھنٹے کے خطاب میں سر ظفر اللہ نے برصغیر میں برطانوی اقتدار کے اختتام پر 14 اور 15 اگست 1947ء کو پاکستان اور بھارت کی آزاد مملکتوں کے قیام کی تاریخ بیان کی اور تقسیم ہند کے آئینی طریقہ کار کا تفصیل کے ساتھ تذکرہ کیا۔ ریاستوں کی آئینی حیثیت کی وضاحت کی اور کشمیر کو ہڑپ کرنے کے لئے بھارتی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ پاکستان کے بعض شہروں میں جو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے، ان کی وجوہات بیان کیں اور حکومت پاکستان نے اقلیتوں کے جان و مال کی حفاظت کے لئے جو سعی کی اس کی تفاصیل سلامتی کونسل کو دیں۔ جموں وکشمیر میں ڈوگرہ حکومت نے مسلمان اکثریت پر جو وحشت ناک مظالم ڈھائے، ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ ان کی طویل تقریر میں سب سے اہم وہ دل ہلا دینے والی تفاصیل تھیں جو انہوں نے مشرقی پنجاب اور سکھ حکمرانوں کی ریاستوں میں بھارتی حکومت کی ایماء سے مسلمان اقلیت پر مظالم کے بارے میں پیش کیں۔ تقسیم ہند سے قبل اس علاقے میں مسلمانوں کی آبادی ساٹھ لاکھ سے زیادہ تھی۔ لیکن اگست اور ستمبر 1947ء میں مسلم کش فسادات (جن کے لئے بھارتی حکومت نے شہ دی) کے باعث مسلمانوں کی تعداد پندرہ ہزار سے بھی کم رہ گئی تھی۔ سر ظفر اللہ کی تقریر میں زیادہ وزن اور حقیقت پسندی تھی کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے قتل عام کے بارے میں ولایت کے اخبارات اور ان کے برطانوی نامہ نگاروں کی عینی شہادت پر مبنی رپورتاژ کی تفاصیل سلامتی کونسل میں خطابت کا اس وقت اور زیادہ اثر ہوا جب انہوں نے مشرقی پنجاب میں اپنے آبائی گاؤں اور آبائی گھر کے لوٹے جانے کی دل سوز روداد سنائی۔ ان کے آبائی علاقے میں مسلم کش فساد اس وقت کرایا گیا جب وہ ستمبر 1947ء میں اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کر رہے تھے۔ **سر ظفر اللہ نے سلامتی کونسل کو فی البدیہہ انگریزی میں بتایا، میرا ایک آبائی گھر تھا اب وہ نہیں ہے۔ اس کو لوٹا گیا جب میں اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کر رہا تھا۔**

میرے پاس ان مسلم کش حملوں کی تفاصیل ہیں جو میرے آبائی علاقے اور قرب وجوار کے گاؤں اور شہروں میں کروائے گئے۔ منتخب شدہ مسلم گاؤں میں سب سے پہلے مسلح پولیس آ کر ہر مسلمان گھر کی اسلحہ کے لئے تلاشی لیتی تھی۔ لائسنس یافتہ اسلحہ بھی ضبط کر لیا جاتا اور مسلمانوں کو نہتا کر دیا جاتا۔ مسلح سکھ جتھوں کو پولیس کی جانب سے اشارہ دیا جاتا کہ وہ مسلمان بستی پر رات یا علی الصبح حملہ کر دیں۔ اگر مسلمان نے اپنا دفاع کیا تو پولیس آ کر ان پر فائرنگ کرتی تھی۔ اس طرح ہر گاؤں اور شہر میں مسلمان آبادی کو ختم کیا گیا۔ جب میرے مکان کو لوٹا گیا تو انگریزی اخباروں میں اس کی خبر شائع ہوئی۔ اقوام متحدہ میں بھی اس خبر کی گونج سنی گئی۔ بھارتی وفد کے بعض اراکین نے مجھ سے ہمدردی کی۔ بھارتی وفد کی سربراہ مسز وجے لکشمی پنڈت نے دہلی میں اپنے بھائی وزیراعظم نہرو کو اس واقعے کی اطلاع دی۔ تین دن بعد بھارتی وفد کے ایک رکن نے مجھ سے کہا کہ ان کو بھارتی حکومت سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ میرا مکان اور علاقہ محفوظ رہا۔ یہ ہے بھارتی حکومت کا طریقہ تفتیش اور اس طرح وہ ہماری اطلاعات کو غلط بتاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مشرقی پنجاب کے اس شہر کی پندرہ ہزار کی آبادی میں تیرہ ہزار مسلمان تھے۔ اب وہاں صرف تین سو مسلمان ہیں جو دو مسجدوں اور ایک مسلم قبرستان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ دو سو مسلمانوں کو کرفیو کی تاریکی میں پولیس اور اس کے ایجنٹوں نے رات میں قتل کر دیا۔ مکان کو لوٹا اور جلا دیا گیا۔ میرا مکان بھی اب باقی نہیں رہا"

مشرقی پنجاب کے شہروں اور دیہات اور ریاستوں میں مسلمان بستیوں کو لوٹنے اور جلانے اور ہزارہا مسلمانوں کو ایک منظّم سازش کے تحت شہید کرنے کی تفصیلات پیش کرنے کے بعد سر ظفر اللہ نے دہلی کے شہر میں مسلمانوں پر جو قیامت ٹوٹی اس کا تذکرہ کیا:۔

"مسلمانوں کو قتل کرنے اور ان کے گھروں کو لوٹنے کا ڈرامہ دہلی میں ماہ ستمبر 1947ء میں جاری رہا۔ یہ ایک منظّم سازش کا حصہ تھا، جس کا مقصد مسلمانوں کو نیست و نابود کرنا۔ اس خونی ڈرامے کا مرکزی کردار ہندو مہاسبھا کی دہشت گرد تنظیم راشٹریہ سیوک سنگھ کا تھا۔ پولیس سے مسلمانوں کو نکال کر آر ایس ایس کے جنونی ہندو رضا کار اس میں بھرتی کئے گئے۔ سکھ جتھوں کو مسلح کیا گیا اور مسلمانوں کے قتل کی تربیت دی گئی۔ حکمران کانگریس پارٹی کے بعض لیڈروں نے ان دہشت گرد جماعتوں کی مدد کی۔

سر ظفر اللہ نے برطانیہ کے روزنامہ "اسکاٹسمین" کی 3/اکتوبر 1947ء کی اس رپورٹ کا تذکرہ کیا "بھارت میں تشدد کا جو بخار چڑھ گیا ہے اس میں ایک نہایت خطرناک عنصر ہندو مہاسبھا کا ہے جو فرقہ واریت اور مسلم دشمنی کی علم بردار ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد کم ہے لیکن اس میں ہندوؤں میں فرقہ وارانہ جذبہ پھیلانے کی بہت بڑی صلاحیت ہے"۔

سر ظفر اللہ نے کہا کہ ہندو مہاسبھا نے دہلی میں 30/اگست 1947ء کو "مرنے والوں کا یادگاری دن" (Martyrs Day) قرار دیا اور اس بارے میں مسلم کشی کی ہدایات ایک پوسٹر کے ذریعہ ہندوؤں کو اس طرح دیں۔ اس دن کو مسلمانوں کے اجتماعی قتل سے شروع کیا جائے۔ اس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ مسلمانوں کے گھروں اور عمارتوں پر زبردستی قبضہ کر لو۔ مسلمان محلوں کو آگ لگا دو لیکن خیال رکھو کہ اس آگ کے شعلے ہندو اور سکھ گھروں کو نقصان نہ پہنچائیں۔ دہلی کے ہندو جریدہ "ہندو آؤٹ لک" میں ہندو مہاسبھا کے سیکرٹری دیشی پانڈے کا بیان 9 ستمبر 1947ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے ہندوؤں اور سکھوں سے اپیل کی کہ وہ مل کر بھارت میں نہرو حکومت کو گرا دیں، ایسے مضبوط ہندوؤں کو برسر اقتدار لائیں جو بھارت کو ہندو سٹیٹ قرار دیں اور بھارت کو پاکستان سے جنگ کے لئے تیار کریں"۔

سر ظفر اللہ نے سلامتی کونسل میں کشمیری مسلمانوں پر ڈوگرا ہندو مہاراجا اور ڈوگرا ہندو فوج کے مظالم اور مسلمانوں کی تحریک حریت کی جرأت کی تفصیل بیان کی اور بھارتی حکومت کے الحاق کشمیر کے دعویٰ کو جھوٹ ثابت کیا۔ انہوں نے ریاست جونا گڑھ پر سازش اور جبر کے ذریعہ بھارتی قبضہ کی روداد پیش کی۔ ریاست حیدرآباد دکن سے بھارتی حکومت کی بدسلوکی کے واقعات بھی سر ظفر اللہ نے سلامتی کونسل کو سنائے۔

سر ظفر اللہ کی دو دنوں میں پانچ گھنٹوں کی مدلل اور جامع تقریر کے بعد سلامتی کونسل کے انداز فکر میں تبدیلی آئی اور اراکین ایک ایسی قرارداد وضع کرنے کے حق میں تھے جس کے تحت فوری جنگ بندی نافذ ہو اور جموں اور کشمیر کے عوام سے بذریعہ استصواب رائے (جو اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہو) معلوم کیا جائے کہ وہ بھارت یا پاکستان سے الحاق کے خواہشمند ہیں۔ ایسی قرارداد کی تشکیل میں بیلجیئم کا مندوب پیش پیش تھا۔ سوویت یونین اور اس کے طفیلی یوکرین کے مندوب غیر جانبدار تھے۔ **بھارتی حکومت کی اس امید پر اوس پڑ گئی کہ بھارتی نالش پر سلامتی کونسل فوراً پاکستان کو جارحیت کا ملزم قرار دے گی، اس کو سزا دے گی اور جموں اور کشمیر کو بھارت کا اٹوٹ انگ تسلیم کر لے گی۔ پاکستان کے خلاف بھارت کی سازش سلامتی کونسل میں فیل ہونے لگی اور نئی دہلی میں وزیراعظم نہرو نے سلامتی کونسل اور امریکہ اور برطانیہ کے مندوبین پر برسنا شروع کر دیا۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر برطانوی مندوب نے ان کی بات نہ مانی تو بھارت دولت مشترکہ کو چھوڑ دے گا۔** بعض بھارتی جرنیلوں کا مشورہ تھا کہ بھارت کشمیر میں جنگ کو تیز کر دے اور فوجی طاقت کے ذریعہ پوری ریاست پر قبضہ کر لے۔ کشمیری حریت پسند بھارتی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے تھے اور پاکستانی رضا کاران کی مدد کر رہے تھے۔ کشمیر میں بھارت کی فوج کو مہم جوئی اور لڑائی میں ہزیمت کا سامنا تھا۔ سرد موسم نے بھی اس کا حوصلہ پست کر دیا۔

سلامتی کونسل نے 20 جنوری 1948ء کو ایک قرارداد کے ذریعے ایک سہ رکنی کمیشن (UNCIP) برائے ہندو پاکستان مقرر کیا، جسے ہدایت دی گئی کہ وہ بھارت اور پاکستان جا کر ان کی حکومتوں سے گفت و شنید کرے اور مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کرے۔ اس کمیشن کے ایک رکن چیکوسلواکیہ کے مندوب جوزف کاربل تھے جن کی بیٹی میڈلین آلبرائیٹ آجکل امریکہ کی وزیر خارجہ ہیں۔ مسٹر کاربل نے مسئلہ کشمیر پر ایک اہم اور مفید کتاب Danger in Kashmir لکھی۔ کمیشن کشمیریوں کے حق خود ارادیت کا حامی تھا۔ جنوری 1948ء کے آخری دنوں میں بھارتی حکومت سلامتی کونسل سے ناراض ہوگئی اور بھارتی مندوب نے دھمکی دی کہ اگر بحث کا دائرہ بھارتی نالش سے زیادہ بڑھایا گیا تو بھارتی وفد بحث میں شریک نہ ہوگا۔ سر ظفر اللہ نے اس بارے میں سلامتی کونسل کے اراکین سے بات چیت کی۔ ان کی کوشش تھی کہ سلامتی کونسل مسئلہ کے حل کے لئے مثبت اقدام کرے اور بھارت کی دھمکیوں سے مرعوب نہ ہو۔ بھارتی حکمرانوں کو کشمیر میں اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کی تجویز پسند نہ تھی۔ پنڈت نہرو نے سرینگر میں شیخ عبداللہ کی قیادت میں ایک کٹھ پتلی حکومت کرا دی تھی اور بعد میں سلامتی کونسل میں بھارت نے شیخ عبداللہ کو اپنی حمایت میں بھیجا۔ بھارت کی ناراضگی کے باوجود سلامتی کونسل نے 49-1948ء کی قرارداد میں کشمیر میں جنگ بندی اور استصواب رائے کا فیصلہ کیا۔ یہ اہل کشمیر کے ساتھ بڑی ناانصافی ہے کہ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث سلامتی کونسل کی 1948ء اور 1949ء کی استصواب رائے کی قرارداد پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ اس وقت سے جموں اور کشمیر میں بھارتی اور پاکستانی افواج کے درمیان جنگ بندی نافذ ہے جس کی نگرانی اقوام متحدہ کے فوجی مبصر کرتے ہیں۔ بھارتی فوج ہر ماہ جنگ بندی کی درجنوں خلاف ورزیاں کرتی ہے جس کی اطلاع فوجی مبصر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو کر دیتے ہیں اور بسا اوقات بیچ بچاؤ کا کام بھی کرتے ہیں۔ پچاس سال سے یہ عمل جاری ہے اور کشمیری انصاف کے طالب ہیں۔

سر ظفر اللہ نے جنوری 1948ء میں سلامتی کونسل میں مشرقی پنجاب میں اگست اور ستمبر 1947ء میں ہونے والے منظّم مسلم کش فسادات کی جو دل خراش تفاصیل سنائیں ان کے بارے میں گزشتہ بیس سال میں نئے انکشافات ہوئے ہیں۔ تقسیم ہند کے تیس سال بعد حکومت برطانیہ نے لندن میں برصغیر میں انتقال اقتدار کی جو سرکاری دستاویزات بارہ جلدوں میں 1970ء کی دہائی کے اواخر میں شائع کیں اور جو نیا تاریخی مواد محققین نے آشکار کیا اس سے پتا چلتا ہے کہ **ہندوستان کے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل، وزیر دفاع سردار بلدیو سنگھ مہاراجا آف پٹیالہ اور اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے 3 جون 1947ء کو تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے اعلان کے ساتھ ہی منصوبہ بنایا تھا کہ یا تو پورے پنجاب پر سکھ قبضہ کر لیں یا پھر مشرقی**

پنجاب میں مسلمانوں کا اس بے دردی سے قتل عام کیا جائے کہ کوئی مسلمان اس علاقے میں باقی نہ رہے۔ غیر منقسم ہندوستان میں برطانوی فوج کے کمانڈر فیلڈ مارشل آکنک کے پرائیویٹ سیکرٹری میجر جنرل شاہد حامد نے اپنی کتاب (Disas Trous Twilight) میں انکشاف کیا کہ برطانوی ہند کی فوج کے ایک سکھ رجمنٹ کے ریٹائرشدہ آفیسر میجر شارٹ کو سردار بلدیو سنگھ نے لندن سے ہندوستان واپس بلایا، ان کی خفیہ ملاقاتیں مہاراجا پٹیالہ اور دیگر سکھ زعماء سے ہوئیں اور ان کو ایک سکھ فوج منظّم کرنے کا منصوبہ دیا گیا جس کے ذریعے پنجاب کے بیشتر علاقوں پر قبضہ کرنا تھا اور مسلمانوں کے قتل عام کے ذریعے صوبے میں ان کی اکثریت ختم کرنا تھا۔ دو ماہ کے عرصے میں سکھ جتھوں کو منظّم کیا گیا، بھارتی فوج کے ذخیروں سے ان کو ہتھیار فراہم کئے گئے اور دوسری جنگ عظیم کے ریٹائرشدہ سکھ فوجیوں کو مسلم کش فسادات پر مامور کیا گیا۔ پاکستان آنے والی ٹرینوں کو بارود سے اڑایا گیا جو تربیت یافتہ فوجیوں کا کام تھا۔ غیر منقسم پنجاب کے انگریز گورنر جنکنز نے سکھ دہشت گردی کے منصوبوں (جن میں مسلم لیگ کے چوٹی کے لیڈروں کا قتل شامل تھا) کی خفیہ اطلاع وائسرائے ماؤنٹ بیٹن کو دہلی میں ارسال کی لیکن نہرو اور پٹیل نے کوئی حفاظتی اقدامات نہ ہونے دیئے اور کانگریسی حامی سکھ لیڈروں نے جولائی 1947ء سے منظّم مسلم کش فسادات کرانے شروع کر دیئے‘‘۔

(روزنامہ جنگ لاہور 14 اگست 1998ء اشاعت خاص)

جناب قطب الدین عزیز صاحب تنازعہ کشمیر کی مستند تاریخ کا ابتدائی باب رقم کر کے نہ صرف موجودہ اور آئندہ نسلوں پر احسان کیا ہے بلکہ حقیقی تاریخ کو مسخ کرنے والی سازشوں کو بھی پاش پاش کر دیا ہے جس کے لئے وہ لائق صد تحسین ہیں۔

حق یہ ہے کہ کشمیر کی اس قانونی جنگ کی عظمت ہزاروں لاکھوں گنا بڑھ جاتی ہے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ خدا کے شیر اور بطل پاکستان نے یہ معرکہ ایسے قیامت خیز ماحول اور پُرآشوب زمانہ میں سرانجام دیا جبکہ پاکستان ہی نہیں برصغیر کا ایک ایک مسلمان زندگی اور موت کی کشمکش سے دوچار تھا اور اکثر و بیشتر بیرونی طاقتیں چند ماہ کے اندر اندر پاکستان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا خواب دیکھ رہی تھیں۔

پاکستانی صحافت کا شاندار خراج تحسین

آخر میں یہ بتانا ضروری ہے کہ حضرت چوہدری صاحب کے قانونی ولسانی جہاد پر پاکستانی صحافت نے زبردست خراج تحسین پیش کیا مثلاً رسالہ ’’طلوع اسلام‘‘ نے مارچ 1948ء کے شمارہ میں لکھا:۔

’’حسن اتفاق سے پاکستان کو ایک ایسا قابل وکیل مل گیا جس نے اس کے حق وصداقت پر مبنی دعویٰ کو اس انداز سے پیش کیا کہ اس کے دلائل و براہین عصائے موسوی بن کر رسیوں کے ان تمام سانپوں کو نگل گئے اور ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ ان الباطل کان زھوقا باطل بنا ہی اس لئے ہوتا ہے کہ حق کے مقابلہ میں میدان چھوڑ کر بھاگ جائے۔ (ص4)

ابو السلطان

کشمیر جنت نظیر پر آفتاب اسلام کا طلوع

مؤرخ کشمیر حضرت خواجہ محمد اعظم دیدہ مری (1691ء تا 1766ء) کے قلم سے ایک ایمان افروز واقعہ جو مذہبی تاریخ میں اپنی نظیر آپ ہے:۔

’’(کشمیر کے خودمختار حکمراں) ’’رنچو کے زمانے تک کشمیر کو آباد ہوئے کچھ اوپر چار ہزار تین سو برس ہوتے ہیں۔

......عہد رنچو میں اگرچہ ملک کے تمام باشندے ایک ملت کفر سے وابستہ تھے، تاہم فرقوں کی تعداد اور اختلاف نیز مذاہب کی رنگارنگی اور کثرت بہت تھی۔ ایک مذہب دوسرے مذہب وعقیدہ کا رد کرتا۔ رنچو کو اس معاملے میں تردد رہا۔ ہرچند اس نے بہت غور وفکر کیا لیکن صحیح سمت دکھانے والی ذہانت اور ٹھوس تدبیری کی بنا پر یہاں کا کوئی بھی دین اس کے پسند خاطر نہ ٹھہرا۔ اگرچہ ہر فرقے اور ہر مذہب کے لوگ اپنے مذہب وملت کے دلائل بہت زیادہ حسن تاویلات اور ترغیب افزا تفصیلات کے ساتھ اس کے سامنے بیان کرتے لیکن اس کی ہمت عالی کو کچھ بھی پسند نہ آیا۔ وہ شب و روز ملل وادیان کے بارے میں تحقیق وتفحیص کرتا رہا۔ اس غم سے اسے اک لمحہ بھی آرام نہ ملا۔ آخر اس نے خالق کائنات کے حضور، مکر و ریا سے پاک دل کے ساتھ، دست دعا بلند کیا اور سچے دین کے حصول اور آئین مستقیم کے وصول پر سراپا خلوص والی ہمت سے کام لینے لگا۔ اکثر ایسا ہوتا کہ وہ ساری ساری رات سوز وگداز اور عجز و نیاز میں گزار دیتا، حتیٰ کہ دن چڑھ آتا۔ آخر اچانک ازلی سعادت کے حکم پر اس کے دل میں قضا وقدر نے یہ بات ڈال دی کہ صبح سویرے جو بھی پہلا شخص اسے نظر آئے یہ حیران طالب صادق اس کا دین وملت اختیار کر لے۔ اس رات اس پر ایک عجیب کیفیت گزر گئی۔ وہ بڑے ہی شوق وشیفتگی کے ساتھ گویا یہ کلام گنگناتا رہا۔ نظم:

یا رب امشب را نخواہد بود روز
یا مگر شمع فلک رانیست سوز
می بسوزم امشب از سودائے عشق
من ندارم طاقت غوغائے عشق

(یارب! آج کی رات ختم ہو کر دن نہیں چڑھے گا، یا شاید آسمان کی شمع میں تپش نہیں ہے۔
میں آج کی شب سودائے عشق سے جل رہا ہوں
مجھ میں عشق کے غوغا کی طاقت نہیں ہے)

صبح کے وقت وہ بارہ دری میں بیٹھا بڑی جاں کاہی کے ساتھ اللہ کے فضل وعنایت پر دل لگائے ہوئے تھا کہ وہاں سے قبلہ کی سمت اس کی پہلی نظر دریا کی جانب پڑی۔ کیا دیکھتا ہے کہ ایک عالی قدر اور فرشتہ صورت بزرگ پتھر کے مصلے پر، بڑے وقار کے ساتھ، بڑے ادب و احترام سے سنت دین مصطفویہ محمدیہ ﷺ کے مطابق بڑے نیاز سے نماز ادا کر رہا ہے۔ اسے یہ برگزیدہ طریقہ بہت پسند آیا۔ وہ اس بزرگوار سے ملاقات کا بے حد شائق وخواہاں ہو کر بے تامل عجلت کے ساتھ اس کی خدمت میں دوڑا۔ ادب آداب کے لوازم ادا کرنے کے بعد اس سے دین وآئین کی حقیقت پوچھی۔ ان حضرت نے ملت مصطفویہؐ کے بارے میں بیان کیا اور شرع کی اساسی باتوں کی توضیح اور اصل وفرع سے متعلق ابتدائی امور مختصراً بیان کرنے کے بعد اسے دین اسلام کی تلقین کی اور پھر اس کی ترغیب کی خاطر حضرت سید البرکات، مفتخر کائنات علیہ افضل صلوٰۃ والتسلیمات کے معجزوں کا ذکر کیا، **یہاں تک کہ وہ صفائے سینہ اور پاکی اعتقاد کے ساتھ سعادت اسلام سے مشرف ہو گیا اور اسی لمحے اس نے اپنے اہل خانہ کو بھی اسی سعادت سے مشرف کر دیا۔**

از افق مکرمت صبح سعادت ودمید
دعوت اسلام را وقت اجابت رسید

(بزرگی کے افق سے خوش بختی کی صبح طلوع ہوئی۔ دعوت اسلام کی قبولیت کا وقت آ پہنچا)

دوسرے روز راون چند، سلطنت کے سرداروں اور عامہ خلائق نے جوق در جوق، بزرگی کے اس پیشوا کے حق پرست ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو کر بزرگی کی خلعت پائی۔

جن حضرت نے ان لوگوں کو مشرف بہ اسلام کیا وہ ہیں قدوۃ الواصلین، امام العارفین، مروج الاسلام، کاسر الاصنام، حق آگاہ، مؤید الدین حضرت بابا بلبل شاہ قدس اللہ سرہ الاقدس جو اپنے مرشد بزرگوار کے حکم پر مشہور اور مسلسل جاری روایت کے مطابق، وطن سے نکل کر اسی وقت وہاں حاضر ہو گئے۔ بعض کتابوں میں یہ مرقوم ہے کہ وہ مرشد کے حکم پر، اشاعت اسلام کی خاطر، اس دور سے پہلے ہی، سیہہ دیو کے عہد میں، کشمیر میں اس امر عظیم کے منتظر تھے۔ بہرحال ان حضرت کے مرشد کے تعین میں اختلاف ہے۔ اکثر ارباب تواریخ ان حضرت کو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الحق والملۃ والدین سہروردی قدس سرہ سے منسوب کرتے ہیں بلکہ انہیں ان حضرت کا بنیادگزار جانتے ہیں۔ کچھ لوگ انہیں شاہ نعمت اللہ ولی کے متوسلین اور فرزندان معنوی میں سے لکھتے ہیں، جو (شاہ نعمت اللہ) حضرت شیخ الشیوخ (سہروردی) کے منسوبین اور مخصوصین میں سے تھے۔ لیکن امتوں کا احقر راقم حروف محمد اعظم کہتا ہے کہ حضرت شیخ الشیوخ کی وفات کا سال، متفقہ طور پر 632/5-1234 ہے، جبکہ حضرت بابا بلبل شاہ کا کشمیر میں ظہور 725 / 1325 میں ہوا، اس طرح ایک سو تین سال کا درمیانی وقفہ ہے۔ اس لحاظ سے ان (بلبل) کا ان (سہروردی) سے بلاواسطہ توسل بظاہر بعید معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

اسلام قبول کرنے کے بعد رنچو اور اس کے پیروکاروں نے اپنے پیر بزرگوار کے حکم پر دریا کے کنارے ایک خانقاہ تعمیر کی۔ یہ کشمیر میں تعمیر ہونے والی پہلی خانقاہ ہے۔ پھر اس نے چند گاؤں، مطبخ کے اور دوسرے اخراجات کے لئے مقرر کر دیئے۔ جب تک کشمیریوں کی بادشاہت قائم رہی یہاں سے بہت سے محتاج اور فقراء بہرہ ور ہوتے رہے اور وظیفہ خوار رہے۔ اسی وجہ سے آنجناب کے مدفن کے محلے کو بلبل لنگر کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے اپنی نماز جمعہ اور جماعت کی خاطر ایک جامع مسجد بنوائی جس میں وہ حاضر ہوتا۔ خود وہ اس جگہ رہتا تھا جہاں اب سید السادات حضرت میر ویسی کا مبارک مقبرہ ہے۔ وہاں اس کی ایک بہت اونچی اور پُرتکلف حویلی تھی۔ اس گھر اور خانقاہ میں اس نے ’’دیورہ کنی‘‘ نامی پتھر لگوائے۔ یہ پتھر آج بھی زمین کے نیچے سے نکلتے رہتے ہیں۔ موجودہ خانقاہ بظاہر دوسری مرتبہ کی تعمیر ہے۔ اس کے بعد مذکورہ جامع مسجد جل گئی اور اس کی جگہ چھوٹی مسجد تعمیر کی گئی، جس میں پہلی مسجد کے پتھر نمایاں ہیں۔ یہ مسجد رنچو شاہ کے نام سے مشہور اور آج بھی آباد ہے۔ لوگ پانچ وقت اس مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں۔ رنچو کی مدت حکومت اڑھائی سال ہے۔ بعض کے نزدیک اس نے 727/ 1327 میں ’’کل نفس ذائقة الموت‘‘ کا شربت پیا اور دارالفنا سے دارالبقا کو سدھار گیا۔ کیا کہنے ہیں اس زندگی کے اور کیا کہنے میں اس رحلت کے کہ ’’من سن سنة حسنة‘‘ کے بموجب دائمی ثواب اپنے ساتھ لے گیا اور سنت اسلام کی بنیاد اس شہر میں مستحکم کر کے اپنے خدا سے جا ملا۔ اس کی قبر خانقاہ کے جنوب کی جانب حضرت بابا کے مزار کے چبوترے سے باہر واقع ہے۔

(واقعات کشمیر ترجمہ ’’تاریخ اعظمی کشمیر‘‘ ص63 تا 66 ناشر اقبال اکادمی پاکستان طبع اول 1995ء)

امام العارفین حضرت بلبل شاہ کی زندگی

حضرت خواجہ صاحب مزید لکھتے ہیں:۔

’’حضرت بابا کو بعض نے تو شاہ بلبل سے موسوم کیا ہے اور بعض کے نزدیک ان کا نام شاہ بلال تھا۔ وہ ظاہر و باطن کے علوم وفنون کے عالم تھے۔ انہوں نے سیاحت بہت کی۔ ظاہر و باطن میں انہوں نے تجرد اختیار کئے رکھا۔ کہتے ہیں کہ ان کا اصلی نام سید شرف الدین ہے۔ اپنے وقت کے کامل ترین عارف اور تجرد توکل میں نادرہ روزگار تھے۔ مشہور ہے کہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حق تعالیٰ نے یہ قدرت عطا کی ہے کہ میں کسی خوراک اور اسباب زندگی کے بغیر زندگی بسر کروں اور روح کا سلسلہ منقطع ہوئے بغیر میں اسی بدن کے ساتھ دارالبقا کو کوچ کر جاؤں اور ابدالآباد تک

اسی بدن کی حفاظت کر سکتا ہوں، لیکن چونکہ یہ تینوں باتیں سنت نبویؐ کے موافق نہیں ہیں، اس لئے میں ان کا ارتکاب نہیں کرتا۔ سنت کی اطاعت و اقامت، میرے نزدیک، خلاف سنت ہزاروں کرامتوں اور عبادتوں سے افضل ہے۔ کھانے پینے اور اوقات کی پابندی کے معاملے میں حد سے زیادہ احتیاط سے کام لیتے۔ 727 / 1327 میں دار الجنان (جنتوں کے گھر) کو رحلت کر گئے۔ انہوں نے بڑے انکسار کے ساتھ اپنا مدفن اپنے رفیق مولانا احمد علامہ قدس سرہ کی قبر کے عقب میں مقرر کیا۔ حضرت بابا کے یہ حالات لکھتے وقت آنجناب کی تاریخ وصال اس احقر کے دل میں کہ ان کی ہمسائیگی میں پرورش پانے والوں میں سے ہے، القا ہوئی (اور وہ تاریخ ہے) ''خاص الہٗ'' چونکہ آج تک کسی نے ان کی تاریخ نہیں کہی، اس لئے اپنی سعادت کی خاطر اور وسیلے اور شفاعت کے لئے میں نے یہ تاریخ رقم کر دی۔

تاریخ:۔

سال تاریخ وصل حضرت شاہ بلبل قدس گفت خاص الہٗ (حضرت شاہ کے وصال کی تاریخ، بلبل قدس نے ''خاص اللہ'' 727 کہی)

اللہ تعالیٰ ان سے پورے طور پر راضی ہو اور انہیں سب سے اچھی جزا سے نوازے۔ حضرت بابا بلبل کی قبر دریائے بہت کی جانب مشرق میں پتھر کی تربت پر واقع ہے مولانا کی قبر اس کے سامنے جبکہ قبور اصحاب اور بعض معتقد امراء وغیرہ کی قبریں مزار سے بلندی پر واقع ہیں''۔ (ایضاً ص 67،66)

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

ناخن بڑھانے کے نقصانات

ناخن بڑھانا بہت خطرناک بنتا جا رہا ہے۔ ناخن بڑھانے کے درج ذیل نقصانات ہیں۔

1۔ ناخن بڑھانے سے ہماری بینائی پر منفی اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ بڑھتے ہوئے ناخن توانائی لیتے ہیں، جس کا اثر سب سے پہلے جسم کے سب سے نازک حصے آنکھوں پر پڑتا ہے۔

2۔ ناخن بڑھانے کے بعد خواتین کا نیل پالش لگانا بہت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ ناخنوں کے کناروں سے ہر وقت ایک قسم کا روغن نکلتا ہے۔ جو کہ ناخنوں کو چمکدار اور صاف بناتا ہے۔ نیل پالش ان مساموں کو بند کر دیتی ہے۔ جس سے ناخن بے رونق اور کھردرے ہو جاتے ہیں۔ جبکہ اس کا نعم البدل مہندی موجود ہے جو اپنے اندر بے شمار فوائد رکھتی ہے۔

3۔ خاتون خانہ جو کہ ناخن بڑھانے کی شوقین بھی ہوں، بہت بڑی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ اور اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی صحت کو بھی تباہ کر ڈالتی ہے۔ کیونکہ آٹا گوندھتے وقت بظاہر صاف نظر آنے والے ناخن سے ہزاروں جراثیم نکل کر آٹے میں شامل

(باقی کالم 4 پر)

جاوید احمد جاوید صاحب

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا ذکر خیر

پروفیسر مسعود احمد صاحب کے متعلق ڈاکٹر منور احمد صاحب نے روزنامہ ڈان میں لکھا ہے:

مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب جو دور حاضر کے طب کے پیشے سے وابستہ ایک روشن ستارہ تھے۔ جو 27/ اکتوبر 2006ء کو ڈوب گیا۔ آپ کی عمر 87 برس تھی۔ کچھ عرصہ سے آپ دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور سے پروفیسر کے طور پر ریٹائر ہوئے تھے۔ اس سے قبل آپ ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی اور نشتر میڈیکل کالج ملتان میں بھی جراحی کے پروفیسر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اپنے اس خدمت بنی نوع انسان کے عرصہ میں آپ نے عمومی جراحی میں نہ صرف کمال حاصل کیا۔ بلکہ بعض نئے طریقے اور تکنیکیں آپ نے دریافت کیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ پاکستان میں آپ پہلے شخص تھے جنہوں نے کامیاب اوپن ہارٹ سرجری کی۔ جراحی کے فن کی مہارت اور علم کا حصول اور اسے آگے اپنے شاگردوں اور ساتھی ڈاکٹروں تک باقاعدگی سے پہنچانا آپ کی زندگی کا مقصد تھا آپ کی خواہش تھی کہ اپنے پیچھے وقف کی روح رکھنے والے اعلیٰ تربیت یافتہ پیشہ ور چھوڑیں جو دنیا کے کسی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ ڈاکٹر کا مقابلہ کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ نمایاں اور چمکتے ہوئے کردار کے مالک سرجن اور ڈاکٹر اور دیگر میدانوں میں مصروف عمل انہیں کے شاگرد ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل ایمان تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زندگی بھر کی خواہشات کو حاصل کرنے کے قابل ہوئے۔ وہ اپنے شاگردوں کی کامیابی پر اپنی خواہشات اور تمناؤں کو پورا ہوتے دیکھتے تھے اور یہی خوبی آپ نے اپنے شاگردوں میں بھی منتقل کی۔

آپ نے زندگی بھر جب کسی سے غلطی سرزد ہو جاتی تو اسے صبر سے برداشت کیا۔ اور غلطی کرنے والے سے ہمدردی اور پیار سے سمجھایا۔ آپ کے اعلیٰ اخلاق اس بات کی عکاسی کرتے تھے کہ آپ ایک راستباز اور پیدائشی خاندانی آدمی تھے۔ مرحوم پروفیسر اپنی تدریس اور تربیت میں انسانی ہمدردی کو فوقیت دیتے تھے۔ ادب اور شاعری کا مطالعہ اس نقطہ نظر سے کرتے تھے کہ انسانی زندگی کی تکمیل میں ان کا اہم کردار ہے۔ ان کی زندگی کی کامیابیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ انہوں نے جہاز اڑانے کا لائسنس بھی حاصل کر لیا تھا۔ اور وہ جہاز اڑا سکتے تھے۔ ان کی اعلیٰ اقدار کی بنیاد انسانی ہمدردی تھی جو ان کی جوانی سے ہی ان کی عملی زندگی میں داخل ہوئی اور انہوں نے مریضوں کو سائنسی مقاصد کی تکمیل کے لئے لوہے یا پتھر کی مخلوق کی بجائے گوشت پوست کے انسانوں کی طرح دیکھا۔ اور ان سے حسن سلوک کیا۔

پروفیسر مسعود احمد صاب نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کا ایک بیٹا پی آئی اے میں کیپٹن ہے۔ ایک بیٹی سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں پروفیسر ہے۔ جبکہ دوسری بیٹی عائشہ رابعہ نوید پہلی خاتون جیٹ پائلٹ ہیں جو اس وقت پی آئی اے میں خدمات بجا لا رہی ہیں۔

(روزنامہ ڈان 28/ اکتوبر 2006ء)

پروفیسر مسعود احمد صاحب سے سرجن ڈاکٹر کے حوالہ سے خاکسار کو بھی واسطہ پڑا۔ جب خاکسار کو گلے کی غدود کیا آپریشن کے لئے ان کے پاس بھجوایا گیا۔ تو انہوں نے نہایت ہمدردی سے اس ناچیز کا علاج کیا کہ آج بھی جب وہ فوت ہو چکے ہیں۔ مجھے ان کی ہمدردی یاد آ رہی ہے۔ خاکسار کو وہ مختلف وقتوں میں بلایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خاکسار دوپہر کے وقت ان کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا۔ آپ سونے کے لباس میں ہی باہر تشریف لائے۔ میرا احوال دریافت کیا۔ مناسب دوائیں اور ہدایات دیں اور پیار سے بٹھایا اور فرمایا کہ میں کھانا بھجتا ہوں۔ وہ کھا کر جائیں۔ آپ نے بھنے ہوئے گوشت کا ڈونگا ملازم کے ہاتھ بھجوایا۔ خاکسار نے ملازم کو پلیٹ لانے کے لئے کہا کہ اس میں ڈال کر حسب ضرورت کھایا جائے تو ملازم نے کہا ڈاکٹر صاحب کا ارشاد ہے کہ یہ سارا آپ نے کھانا ہے۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر صاحب اس سے قبل میرے لئے تجویز کر چکے تھے کہ میں نے ایک ماہ لگا تار روزانہ کلیجی کھانی ہے۔

پھر جب کئی دفعہ میر ان کے پاس جانا ہوا اور وہ آپریشن کرنے کی بجائے کوئی دوائی تجویز کر دیتے کہ اتنا عرصہ دوا کھانے کے بعد پھر آنا۔ ایک دفعہ خاکسار نے تنگ آ کر کہہ دیا۔ ڈاکٹر صاحب آپ آپریشن کیوں نہیں کرتے چکر لگواتے جاتے ہیں۔ انہوں نے بڑے پیار سے سمجھایا کہ بیٹے تم میرے پاس جان بچانے کے لئے آئے ہو۔ تو میں نے اپنے خداداد علم کی بناء پر جو مناسب سمجھا ہے آپ کے لئے کر رہا ہوں۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ آپ کی نبض کی رفتار نارمل ہو جائے تب آپریشن کیا جائے۔ تاکہ آپ آپریشن کی تکلیف کو برداشت کر سکیں۔ چنانچہ جب انہوں نے مناسب سمجھا اس وقت آپریشن کے لئے کہا اور آپریشن کیا۔ آپریشن کے بعد مجھے مخاطب کر کے نام پوچھا۔ میرے بتانے پر آپ نے فرمایا کہ آپ کو مبارک ہو۔ آپ کا آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔

وارڈ میں آپریشن کے بعد خاکسار تین ہفتے تک رہا۔ اس دوران ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے طلباء کو وارڈ میں لے آتے میرے بستر کے گرد پردہ لگوا کر میرے پاس بیٹھ جاتے اور اپنے طلباء کو میرے مرض کے بارہ میں سمجھاتے۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک لیکچر تھیٹر میں لے گئے تھے۔ وارڈ میں ایک دفعہ خاکسار کو قبض کی سخت شکایت ہو گئی۔ ڈاکٹر صاحب چھٹی پر گئے ہوئے تھے۔ عملہ نے جو دوائیاں ان کے علم میں تھیں وہ دیں۔ لیکن ان سے شفاء نہ ہو سکی۔ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے تو خاکسار نے ان سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جاوید یہ دوائیں تیرے لئے نہیں۔ بلکہ آپ بازار سے اسپغول منگوائیں۔ اس کے دو چمچ صبح دو دوپہر اور دو شام لیں۔ انشاء اللہ آپ ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس کے استعمال سے خاکسار کو مکمل شفاء ہو گئی۔

ڈاکٹر صاحب موصوف مخلص احمدی تھے جلسہ سالانہ پر تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر ان سے ملاقات ہو گئی۔ تو نہایت پیار سے ملے اور اپنے بچوں سے اس عاجز کا تعارف کروایا کہ یہ واقف زندگی ہیں۔ میرے پاس جب آئے تھے تو اس وقت ان کی صحت نہایت کمزور تھی۔ میں نے ایک واقف زندگی کی حیثیت سے ان کا علاج محبت سے کیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیکھو کیسی اچھی صحت ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کی یہ خوبیاں میرے ذاتی تجربہ میں آئیں۔ جو میں نے دعا کی غرض سے تحریر کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سایہ میں رکھے۔ اور جس طرح انہوں نے اپنی زندگی انسانی ہمدردی اور بنی نوع انسان کی خدمت میں صرف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں بھی یہ خوبیاں جاری و ساری رکھے۔ آمین

(بقیہ کالم 1)

ہو جاتے ہیں اور اس طرح سالن پکاتے وقت بھی جراثیم شامل ہو جاتے ہیں۔ جو بعد میں بدہضمی اور معدے کی لاتعداد بیماریوں کا باعث بنتے ہیں۔

احمدی خواتین کو چاہئے کہ وہ خود بھی ناخن بڑھانے سے گریز کریں اور اپنی بچیوں کو اس سے منع کریں اور ان کو اس کے نقصانات سے آگاہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب ماؤں کو بچیوں کی صحیح معنوں میں تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

E.U.

یورپین یونین European Union

ارکان: 25 یورپی ممالک

مقاصد: رکن ممالک کی معاشیات کو یکجا کرنا اور حکمت عملیوں میں باہمی تعاون اور ہم آہنگی پیدا کرنا۔

ع۔عثمان

میری نانی امی جان محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ

میری پیاری نانی امی جان محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ 20 ستمبر 2006ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک ورجینیا امریکہ میں وفات پا گئیں۔ میری نانی امی جان محترم عبدالقادر صاحب آف فیروز والا کی بیٹی اور چوہدری محمد اشرف صاحب آف گھٹیالیاں کی بیوی تھیں۔

حضرت عبدالقادر صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔آپ بے حد نیک اور مخلص احمدی تھے۔اپنے علاقے میں اور اردگرد کے گاؤں میں دعوت الی اللہ کی غرض سے جاتے رہتے تھے اور اس طرح سے بے شمار گھرانے ان کی بدولت احمدیت میں شامل ہوئے۔لیکن زندگی نے زیادہ ساتھ نہ دیا اور جوانی میں ہی ان کی وفات ہوگئی۔

امی جان کا گھرانہ نہایت معتبر اور شریف گھرانہ تھا۔ان کے گھر میں بچپن سے ہی ایسی تربیت کی گئی کہ جس سے ان کو تہجد اور باجماعت نماز ادا کرنے کی مستقل عادت ہوگئی۔ ان کے گھر میں عبادت کے ساتھ محبت کی فضا قائم تھی۔ تہجد کے بعد تلاوت قرآن پاک اور پھر فجر کے بعد گھر میں بچیاں گھر کے کام کاج میں مصروف ہو جاتی تھیں۔ یہ عادت امی جان کی تمام عمر پر محیط ہے اور اپنی زندگی کے آخری دن تک پنجوقتہ نماز اور تہجد کی پابند رہیں۔ ان کے دن بھر کے وقت میں اتنی برکت تھی کہ دوپہر تک ہی گھر کے تمام کام کاج ختم کر کے اخبار الفضل، مصباح اور دیگر جماعتی کتب کے مطالعے میں مصروف ہو جاتی تھیں۔امی جان نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ ایک خدمت گزار کارکنہ کی حیثیت سے اپنا تعلق نبھایا۔اپنی بیماری اور کمزوری میں بھی جماعتی پروگراموں میں حتی الوسع شرکت کرتی تھیں۔ امریکہ میں ہمارے اجلاس اور دیگر پروگرام انگریزی زبان میں ہوتے ہیں۔لیکن نانی امی جان سمجھ نہ سکنے کے باوجود نہایت شوق اور اخلاص کے ساتھ تمام وقت شرکت کرتیں اور حصہ لیتی تھیں۔

سب کو محبت اور اخلاص کے ساتھ ملنا ان کی خاصیت تھی گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ مذہب کے معاملے میں کبھی سختی نہ کرتی تھیں۔ ان کے سادہ سے اصول تھے اور سادہ ہی نصیحتیں کرتی تھیں لیکن اپنا نمونہ بچوں کے لئے ایسا بنایا جو کہ ان کی تربیت کے لئے بہترین تھا۔خدا تعالیٰ کے احکام کو بڑی فکر کے ساتھ بجا لاتی تھیں اور ہر اس بات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھتی تھیں جس سے ان کو اپنے مولا کی ناپسندیدگی کا ڈر ہوتا تھا۔ اور ہم سب کو بھی اس کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔

میری پیاری نانی امی جان ایک مثالی بیوی تھیں۔اپنے خاوند کی انتہائی اطاعت مند اور خدمت گزار تھیں اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ اپنے والد کی اطاعت مندی کا سبق دیتی رہتی تھیں۔تمام عمر بلکہ اپنی کمزوری اور بیماری میں بھی اپنے اور اپنے خاوند کے سب کام اپنے ہاتھوں سے خود کرنا پسند کرتی تھیں۔انہوں نے اپنی زندگی کے آخری دو تین سالوں کے علاوہ بڑی محنت سے نوجوانوں کی طرح کام کیا۔

پاکیزگی کا ان کو بے حد خیال ہوتا تھا۔ ہمیشہ سادہ اور اچھے کپڑے پہنتی تھیں۔ قیمتی لباس پسند نہ کرتی تھیں۔ اس کے باوجود اپنے حلقہ احباب میں سب سے خوش پوشاک سمجھی جاتی تھیں۔امی جان نے دور و نزدیک تمام رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ محبت کا تعلق رکھا تھا اور اپنی بساط اور ہمت سے بڑھ کے سب کے کام آتی تھیں۔ان کی محبت بے لوث تھی اور پیار میں بناوٹ نہ تھی۔ رشتہ داروں سے ایسا تعلق تھا کہ ہر کوئی سمجھتا تھا کہ وہ ان سے ہی زیادہ محبت کرتی ہیں اور نہ ہی کسی کو ان سے کوئی شکوہ تھا۔زندگی کے معاملات میں اگر کبھی کوئی تنگی یا تکلیف آئی تو کبھی معمولی سا بھی شکوہ نہ کیا۔ بلکہ صرف دعاؤں اور خدا تعالیٰ پہ توکل پر ہی انحصار کرتی تھیں۔ سادہ اور عاجز طبیعت کی مالک ہونے کے باوجود لوگ بڑی عزت کرتے تھے اور اکثر ہی دعا کے لئے بھی کہتے رہتے تھے اور خدا تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرماتا تھا۔غریبوں اور ہمسایوں کا بہت خیال رکھتی تھیں اور خوش خلقی سے پیش آتی تھیں۔

پیاری امی جان صابر اور شاکر خاتون تھیں۔اپنی بڑی بیٹی کلثوم احمد صاحبہ داماد ڈاکٹر منور احمد مرحوم اور دو نواسوں کی وفات پر صبر اور ہمت کا اعلیٰ نمونہ دکھایا تھا۔ (جو کہ میرے والدین اور بھائی تھے)۔

چھوٹے بچوں کے ساتھ بے حد محبت کرتی تھیں۔ اپنے اور اپنے پڑنواسے، نواسیوں اور پوتے پوتیوں کے ساتھ ان کا دوستانہ رنگ میں محبت کا ایک رشتہ تھا امی جان کی یہ ایک بڑی خوبی تھی کہ ہر ایک سے اس کے مزاج کے مطابق گفتگو کرتی تھیں۔ اس وجہ سے بڑے چھوٹے سب ہی ان کی محفل میں بیٹھنا پسند کرتے تھے۔ پیاری امی جان کی اولاد میں درج ذیل تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

☆ مکرمہ کلثوم احمد صاحبہ مرحومہ زوجہ ڈاکٹر منور احمد صاحب مرحوم

☆ مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ زوجہ اعجاز احمد گھمن صاحب

☆ مکرمہ عفت اسلام صاحبہ زوجہ داؤد احمد صاحب

☆ مکرمہ بشریٰ طارق صاحبہ زوجہ طارق احمد چیمہ صاحب

☆ مکرمہ طاہرہ منیر صاحبہ زوجہ منیر احمد صاحب

☆ مکرم افضل صاحب اور ان کی زوجہ روبینہ صاحبہ

☆ مکرم چوہدری محمد امجد صاحب اور زوجہ امتہ القدوس صاحبہ

☆ مکرم طاہر احمد صاحب اور زوجہ منزہ صاحبہ

دعا ہے کہ میرے پیارے نانا جان کو خدا تعالیٰ صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور صحت اور تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ دونوں کا بڑا پیارا ساتھ تھا۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی امی جان کی جدائی برداشت نہ کر سکتے تھے۔

اپنی پیاری نانی امی جان کے بارے میں لکھنا میں نے اس لئے ضروری سمجھا۔ کیونکہ وہ ہماری شفیق ماں اور سادہ اور عاجز ہونے کے باوجود ہمارے لئے مشعل راہ تھیں جن کو ہم بھلا نہ پائیں گے۔

خدا تعالیٰ ہمیں اپنی امی جان کے اخلاق حمیدہ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ کی روح کو اپنے پیار اور رضا کی خوبصورت جنت میں بہترین مقام عطا فرمائے۔ ان کی تمام دعائیں جو انہوں نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں۔ان کو احسن رنگ میں قبول فرمائے اور ہمارا بھی انجام بخیر فرمائے۔ آمین ثم آمین

امی جان خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بالٹی مور (Baltimore) امریکہ میں قطعہ موصیان میں عمل میں آئی۔

لاہور کا عجائب گھر

فنون لطیفہ ”آثار قدیمہ“ سکہ سازی اور تاریخ کے بعض اہم نوادر و عجائبات کے ذخیروں کے لحاظ سے لاہور کا عجائب گھر پاکستان کا سب سے قدیم اور عظیم عجائب گھر ہے۔اس کا آغاز 1864ء میں ایک صنعتی نمائش سے ہوا جو ٹولنٹن مارکیٹ میں 20 جنوری 1864ء سے اپریل کے پہلے ہفتے تک جاری رہی۔

اس نمائش کا مقصد پنجاب کی قدرتی پیداوار، صناعی اور ہنرمندی کے اعلیٰ اور حسین نمونے پیش کر کے لوگوں کو دعوت نظارہ دینا تھا۔اس نمائش میں بڑی بڑی ریاستوں، رئیسوں، امیروں، سرداروں اور جاگیرداروں سے طرح طرح کی عجیب چیزیں، قسم قسم کے زیورات، قیمتی مرصع مطلّا ریشمی مخملی اور سوتی ملبوسات، شال، دوشالے، پشمینہ، قالین، پرانے خوشنویسوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں اور مخطوطات اور مشہور مصوروں کی نقاشی کے دلکش نمونے اس عجائب گاہ میں رکھے گئے تھے۔ ہر قسم کے اناج، جڑی بوٹیاں، اوزار، ہتھیار، تلواریں، برچھے، نیزے، خنجر، زرہ بکتر اور دیگر آلات حرب، قسم قسم کے پتھر، پارچہ جات، چرمی مصنوعات، ظروف جواہرات اور مردہ جانور اس نمائش گاہ کی زینت تھے، اس طرح ٹولنٹن مارکیٹ میں لاہور کے عجائب گھر کی داغ بیل ڈالی گئی۔نمائش کے اختتام پر دستکاریوں کے چیدہ چیدہ نمونے مستقل نمائش کے لئے رکھ لئے گئے۔جس کی عمارت مارکیٹ کے قریب ہی بعد میں تعمیر ہوئی۔

جنوری 1890ء میں پرنس البرٹ وکٹر جو ملکہ وکٹوریہ کے پوتے اور شہزادہ ویلز کے بیٹے تھے، لاہور تشریف لائے اور ان کا شہر میں ہاتھی پر بٹھا کر جلوس نکالا گیا۔ 3 فروری 1890ء کو انہوں نے موجودہ عجائب گھر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور اس عمارت کی تعمیر اس چندے سے کی گئی جو ملکہ وکٹوریہ کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں فراہم کیا گیا تھا۔عمارت کا نقشہ بھائی رام سنگھ اور لاک ڈو Lockdo نے تیار کیا تھا تکمیل عمارت پر عجائب گھر کی اشیاء اپنی اس عمارت میں منتقل ہوئیں اور اس کے ذخیروں میں برابر اضافہ ہوتا چلا گیا۔ پہلی جنگ عظیم کے اختتام پر لاہور عجائب گھر کے ذخیرے اور نوادر، ان شعبہ جات پر مشتمل تھے۔

صنعت و حرفت کے نمونے، زمانہ قدیم کے آثار، پرانے سکے، پتھروں اور معدنی اشیاء کے نمونے، اسلحہ، فن مصوری اور نقش نگاری کے نمونے، مسودات محکمہ جنگلات، محکمہ زراعت اور محکمہ اصلاح دیہات سے متعلق اشیاء اور ماڈل نباتاتی نمونے اور مردہ حیوانات کا ذخیرہ اور کتبے وغیرہ۔

لیکن آہستہ آہستہ لاہور کے عجائب گھر کا دائرہ محدود کیا جاتا رہا اور یکے بعد دیگرے کئی شعبے یہاں سے ہٹا دیئے گئے۔ مثلاً مردہ حیوانات شعبہ یہاں سے گورنمنٹ کالج لاہور منتقل ہوا اور وہاں اس کا ایک الگ عجائب خانہ قائم ہوا۔ اب لاہور کا عجائب گھر صرف فنون لطیفہ اور آثار قدیمہ تک محدود کر دیا گیا ہے۔اس کے باوجود لاہور کا عجائب خانہ پاکستان میں اپنی نوعیت کا سب سے عظیم ادارہ ہے۔جس کی چہار دیواری کے اندر مختلف قوموں اور زمانوں کی تہذیبوں اور ثقافتوں کے عروج و زوال کی داستانیں ہماری بصارت و بصیرت کو دعوت دیتی ہیں۔

اس عجائب گھر میں انسانی تہذیب کے کہنہ ترین نشانات ہزار ہا برس پہلے کے پتھر کے ہتھیار ہیں اس کے علاوہ موئن جودڑو، ہڑپہ اور گندھارا تہذیب کے نوادرات بھی اس عجائب گھر کی زینت ہیں۔عجائب گھر کا ایک مایہ ناز ذخیرہ سکہ جات ہیں جن میں باختری، یونانی، ستھین، پارتھری اور کوشان فرمانرواؤں کے سکوں کو ممتاز درجہ حاصل ہے پاک و ہند کی سات سو سالہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے لئے ان سکوں سے کافی مدد ملتی ہے۔علاوہ ازیں وہ حسین تصویریں جنہیں پہاڑی تصویریں کہنا چاہئے، اس عجائب گھر کے تصویر خانے کی زینت ہیں۔لاہور عجائب گھر کا ایک اختصاص مشہور مصور صادقین کی بنائی ہوئی قرآن مجید کی آیات کی خطاطی پر مبنی شاہکار ہیں۔علاوہ ازیں صادقین کو اس عجائب گھر کی چھت کی آرائش و زیبائش کا اعزاز بھی حاصل ہوا ہے۔

پرسکون ماحول وسیع پارکنگ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758, 0300-7709458
0300-7704354, 0301-7979258

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

گوادر بندر گاہ کا انتظام پورٹ آف سنگاپور کو دینے کی منظوری۔ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے گوادر بندرگاہ کا انتظام 40 سال کے لئے پورٹ آف سنگاپور کو دینے سمیت کمپنی کو کارپوریٹ انکم ٹیکس، بندرگاہ چلانے کے لئے آلات، مشینری ومیٹیریل کی درآمد جہاز، آئل ٹینکرز کی درآمد اور مقامی وصوبائی ٹیکسوں میں سے 20 سے 40 سال کی چھوٹ فراہم کرنے کی منظوری دے دی۔ کمیٹی نے پانچ سال کے لئے نئی آٹو پالیسی کی بھی منظوری دی ہے۔ وزیراعظم شوکت عزیز نے اقتصادی رابطہ کمیٹی کو آگاہ کیا کہ ملک میں ضروری اشیاء پیاز، آلو اور ٹماٹر کی قیمتوں میں گزشتہ چھ ہفتوں کے دوران مسلسل کمی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذخیرہ اندوزوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔

نئے امن اقدام سے تنازعات کے حل ہونے کی امید ہے۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہمارے اقدامات سے مشرق وسطی میں امن کا قیام ممکن ہے۔ امید ہے فلسطین سمیت مسلم امہ کے دیگر تنازعات کے حل میں کامیابی ملے گی۔ جبکہ پاکستان اور ملائیشیا نے مشرق وسطیٰ میں تنازعات کے منصفانہ حل کے لئے نئی سفارتی کوششیں کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ اگرچہ مشرق وسطیٰ میں کوششیں ناکام ہوئیں لیکن چانس لینے میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

ایران پر فضائی حملوں کا نیا امریکی منصوبہ۔ امریکی محکمہ دفاع نے ایران پر فوجی دباؤ بڑھانے کے لئے نئے منصوبے تیار کئے ہیں جن کے تحت لڑاکا طیارے عراق، ایران سرحد پر جارحانہ کارروائیاں کر سکتے ہیں۔ ایک امریکی اخبار کے مطابق امریکی فضائیہ عراق میں اپنے کردار کو وسعت دینے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ منصوبے کے تحت فضائیہ اور بحریہ کے لڑاکا طیارے عراق کے مزاحمت کاروں کے لئے مبینہ ایرانی امداد روکنے کی غرض سے سرحد پر کارروائیاں کر سکتے ہیں۔ لیکن پنٹاگون کے بعض عہدیداروں کو تشویش ہے کہ ایران بھی خلیج فارس میں آئل ٹینکرز اور دیگر جہازوں کو نشانہ بنا سکتا ہے۔

انسداد دہشت گردی کے لئے پاکستان اور برطانیہ میں مذاکرات۔ انسداد دہشت گردی کے لئے پاکستان اور برطانیہ کے حکام نے اسلام آباد میں مذاکرات کئے جن میں مشترکہ ورکنگ گروپ بنانے کے معاملے پر غور کیا گیا۔ مذاکرات میں دونوں ممالک کے درمیان دہشت گردی پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ وفود نے مطلوب افراد کے مطالبے کے لئے بھی لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے تجاویز دیں۔

یورپی کمیشن پاکستان میں دیہی ترقی کے لئے 20 کروڑ زائد ڈالر دے گا۔ یورپی کمیشن پاکستان میں دیہی ترقی کے لئے 20 کروڑ 60 لاکھ ڈالر امداد فراہم کرے گا۔ امدادی پیکیج کا بڑا حصہ سرحد، بلوچستان اور قبائلی علاقوں میں دیہی ترقی کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ پیکیج 4 سال میں فراہم ہوگا جس میں تعلیم، ہیومن ریسورس مینجمنٹ اور خواتین تک فوائد پہنچانے پر توجہ دی گئی ہے۔

انڈونیشیا میں ایک ماہ کے دوران ڈینگی بخار سے 75۔افراد ہلاک انڈونیشیا میں ایک ماہ کے دوران ڈینگی بخار کے باعث 75۔افراد ہلاک ہوگئے۔ انڈونیشیا کے 33 میں سے 13 صوبوں میں 4800۔افراد ڈینگی بخار میں مبتلا ہیں۔ وزارت صحت کے حکام نے بتایا کہ گزشتہ سال کی نسبت اعداد و شمار میں کمی آئی ہے۔ انڈونیشیا کا مغربی صوبہ جاوا ڈینگی بخار سے سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔

پاکستان ایکسپریس ہفتے میں چار بار چلے گی۔ پاکستان ریلوے انتظامیہ کے فیصلے کے مطابق راولپنڈی اور کراچی کے درمیان براستہ فیصل آباد چلنے والی پاکستان ایکسپریس 5 فروری سے ہفتے میں دوبار کی بجائے چار بار چلا کرے گی۔ اب یہ ٹرین پیر، منگل، جمعرات اور ہفتہ کو راولپنڈی سے اور منگل، بدھ، جمعہ اور اتوار کو کراچی سے روانہ ہوا کرے گی۔

تعطیل

مورخہ 5 فروری 2007ء کو یوم یکجہتی کشمیر کی قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 3فروری

طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:45

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434 فیکس: 213966

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: عبدالہادی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ
مغل کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ آفس
فون آفس: 047-6215171
موبائل: 0333-6706641

GRANUM HOMOEO CLINIC
موٹاپا دور کرنے کا کورس Weight Cut
جو بغیر نقصان کے آپ کو سمارٹ بناتا ہے
بذریعہ VPP دوا منگوائیں
COLLEGE ROAD RABWAH 047-6005547
www.granumplus.com 0302-2459987

قائم شدہ 1952ء
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
Mobile:0300-7703500

پرسکون ماحول فل ائرکنڈیشنڈ وسیع پارکنگ
تقریبات آپ کی...... معیار ہمارا
الرفیع بینکوئیٹ ہال
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال
رابطہ رشید برادرز گولبازار ربوہ
6215155-6211584

جگہ برائے فروخت
5 مرلہ پلاٹ محلّہ دارالنصر حلقہ بشیر آباد ربوہ
پانی، بجلی، گیس اور ٹیلی فون کی سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ: 0334-6201286

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
ہر ماہ 2-1 تاریخ کو محمد علی پلازہ نزد چونگی نمبر 8 ظفروال روڈ سیالکوٹ
فون: 052-540862 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7
مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-262223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون 047-6212755-6212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹراساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945
موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن واپڈا امین روڈ گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 0691-50612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان
فون: 061-542502 موبائل: 0300-9644528
10 جوہر و یو فاروق ایونیو آخری سٹاپ وفاقی کالونی نیو کیمپس لاہور
فون: 042-5301661
کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
موبائل: 0303-6229207
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں۔
ہیڈ آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024-3892571Fax:+92-055-3894271
E-maiL:mata_e_hameed@yahoo.com
E-maiL:mata_e_hameed@hotmail.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel:055-4218534-4219065
E-mail:matahameed@hotmail.com

C.P.L 29-FD

Mr. Khan is back with
I.E.L.T.S/T.O.E.F.L & English Classes
● Dedicated world class Instructor
● Proven Teaching strategies
● Discounts for children of Waqfeen-e-Zindagi
● Meet the Immigration & Foreign University Admission requirements with confidence
● Don't risk your future & education anywhere else
Big or small, Mr. Khan will teach you all,
Come young, come old, get your money's worth in gold,
Don't drop the ball, Pick up the phone & call,
Twinkle Star Nursery School & Language Academy
047-6211800 9:00 am - 1:00 pm
Mobile:0300-474-9383 2:30 pm - 6:00 pm
Safeer Ahmad Khan, M.A (Edu) U.S.A